(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

آیت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اور

جماعت احمدیہ کا مسلک

(بزرگان سلف کے ارشادات کی روشنی میں)

آیت خاتم النبیین ﷺ

اور

جماعت احمدیہ کا مسلک

حرفِ آغاز

جماعت احمدیہ کے معاندین احمدیت پر جو طرح طرح کی الزام تراشیاں کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ نعوذ باللہ یہ جماعت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی اور اس طرح وہ امت محمدیہ کے تیرہ سوسالہ مسلک سے ہٹ کر ایک نیا مذہب اختیار کر چکی ہے۔ دوسرے اور بہت سے بے سروپا الزامات کی طرح یہ الزام بھی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین جس قوت، معرفت اور یقین کامل کے ساتھ تسلیم کرتی ہے اور کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے۔''

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء نمبر ۹ جلد ۹ صفحہ ۶ کالم ۴ مقام اشاعت قادیان)

جب مخالفین جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارت پیش کی جاتی ہے تو وہ یہ غلط تأثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اقرار محض لفظی ہے ورنہ عملاً جب مرزا صاحب نے ایک قسم کی نئی نبوت کا راستہ کھول دیا خواہ اسے امتی نبوت کہیں یا ظلی۔ تو آیت خاتم النبیین کا انکار لازم آ گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے ''امتی نبی'' اور ''ظلی نبی'' کی اصطلاحیں بنا کر نبوت جاری رکھنے کی نئی کھڑکیاں کھولی ہیں

جب کہ پہلے بزرگان اسلام نبوت کو مطلقاً بند مانتے تھے اور کسی قسم کی نبوت کے بھی جاری رہنے کے قائل نہ تھے۔لیکن ادنیٰ سی تحقیق پر اہل انصاف پر یہ روشن ہو جائے گا کہ یہ الزام بھی محض بودا اور بے بنیاد ہے اور حقیقت سے اس کو دور کا بھی تعلق نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبیین کی وہی تشریح کرتی ہے جو گذشتہ صلحائے امت اور علماء ربّانی کرتے چلے آئے ہیں۔اوران کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا مسلک اختیار نہیں کیا گیا۔نیا مسلک تو خود ان مخالفین احمدیت نے اختیار کیا ہے جو جماعت پر یہ الزام لگاتے ہیں۔

فیصلہ کا ایک نہایت آسان اور عام فہم طریق اختیار کرتے ہوئے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض ایسے اقتباسات کے ساتھ جن کی بناء پر علماء عہد حاضر نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا بعض دوسرے مختلف فرقہ ہائے اسلام سے تعلق رکھنے والے مسلمہ بزرگان اسلام اور اولیاء واقطاب کے اقتباسات بھی پیش کر رہے ہیں۔جن کے موازنہ سے صاف پتہ چل جائے گا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بزرگان سلف کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا دین پیش نہیں کیا بلکہ وہی کچھ فرمایا جو علمائے ربانی پہلے سے کہتے چلے آئے تھے۔پس ختم نبوت کے متعلق اگر نیا مسلک اختیار کیا گیا ہے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے نہیں بلکہ جماعت پر الزام دینے والے مخالفین کی طرف سے ہے۔اس بارہ میں مزید لکھنے کی کچھ حاجت نہیں ۔ ہر صاحب انصاف قاری پر بات خود بخود واضح ہو جائے گی۔انصاف اور تقویٰ اللہ اختیار کرتے ہوئے ان امور پر غور فرمائیں۔

”خاتم“

ان معنوں میں کہ آپؐ کی شریعت آخری ہے
اور قیامت تک منسوخ نہیں ہوسکتی ۔مگر غیر تشریعی ،تابع
محمدی اور امتی نبوت کا امکان ختم نہیں ہوا جو آپؐ کی
وساطت اور آپؐ ہی کے فیض سے جاری ہو اور آپؐ ہی
کی مہرِ تصدیق اس پر ثبت ہو۔

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''میں اس کے رسولؐ پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اوراس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔مگرایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جواس کی کامل پیروی سے ملتی ہےاور جواس کے چراغ میں سےنور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہےاوراسی کے ذریعہ سے ہےاوراسی کا مظہرہےاوراسی سے فیضیاب ہے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد۲۳صفحہ۳۴۰)

☆گیارھویں صدی ہجری کے مجدد حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی (وفات ۱۶۲۴ء /۱۰۳۴ھ)فرماتے ہیں:۔

''حصول کمالات نبوت مرتابعان رابطریق تبعیت ووراثت بعد از بعثت ختم الرسل علیہ وعلی جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰۃ والتحیات منافی خاتمیت اونیست علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام فلا تکن من الممترین۔''

(مکتوب نمبر۳۰۱صفحہ۴۳۲جلداوّل ازمکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ درمطبع نامی منشی نولکشور)

ترجمہ:۔کہ ختم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے بعدآپؐ کےمتبعین کا آپؐ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالات نبوت کا حاصل کرنا آپؐ کے خاتم الرسل ہونے کےمنافی نہیں لہذا اے مخاطب تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا۔اگر میں آنحضرت صلعم کی امت نہ ہوتا اورآپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر

میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۱۔۴۱۲)

☆ چھٹی صدی ہجری کے ممتاز مفسر اور صوفی حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں:۔

"فَقَطَعْنَا اَنَّ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّةِ مَنْ لَحِقَتْ دَرَجَتُهٗ دَرَجَةَ الْاَنْبِیَاءِ فِیْ النُّبُوَّةِ عِنْدَ اللّٰہِ لَا فِی التَّشْرِیْعِ۔"

(فتوحات مکیہ جلد اوّل صفحہ ۵۴۵ مطبع دار صادر بیروت)

ترجمہ:۔ ہم نے (درود شریف سے) قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس امت میں ایسے اشخاص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوت میں انبیاء سے مل گیا ہے۔ مگر وہ شریعت لانے والے نہیں ہیں۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

ہمچنیں عشقم بر وئے مصطفیٰ

دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفیٰ

(سراج منیر روحانی خزائن جلد۱۲ص۹۵۔۹۶)

ترجمہ:۔ا۔وہ رسول جس کا نام محمد (ﷺ) ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

۲۔وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہوگئی۔

۳۔جو بھی پانی ہے وہ ہم اسی سے لے کر پیتے ہیں۔جو بھی سیراب ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے۔

۴۔ہم ہر روشنی اور ہر کمال اسی سے حاصل کرتے ہیں۔محبوب ازلی کا وصل بغیر اس کے ناممکن ہے۔

۵۔ایسا ہی عشق مجھے مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے ہے۔میرا دل ایک پرندہ کی طرح مصطفیٰ ﷺ کی طرف اڑتا جاتا ہے۔

☆ قرن اوّل کے با کمال بزرگ اور اہل التشیع کے چھٹے امام حضرت امام باقر علیہ السلام (وفات ۷۶۵ء/ ۱۴۸ھ) (رسالت وامامت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرماتے ہیں:۔

’’عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ اٰتَیْنَا اٰلَ اِبْرَاھِیْمَ الْکِتٰبَ وَاٰتَیْنَاھُمْ مُلْکاً عَظِیْماً ٥ جَعَلَ مِنْھُمُ الرُّسُلَ وَالْاَنْبِیَاءَ وَالْاَئِمَّۃَ فَکَیْفَ یُقِرُّوْنَ فِیْ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَیُنْکِرُوْنَہٗ فِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔‘‘

(الصافی شرح اصول الکافی جز سوم صفحہ ۱۱۹ مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ)

ترجمہ:۔حضرت ابوجعفر علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اس ارشاد فَقَدْ اٰتَیْنَا اٰلَ اِبْرَاهِیْمَ الْکِتٰبَ۔الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم میں رسول انبیاء اور امام بنائے لیکن عجیب بات ہے کہ لوگ نبوت وامامت کی نعمتوں کا وجود آل ابراہیم میں تو تسلیم کرتے ہیں لیکن آل محمدؐ میں ان کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔

☆ دنیائے اسلام کے مشہور ومعروف صوفی اور مصنف اور ممتاز متکلم حضرت امام عبد الوہاب شعرانی (متوفی ۱۵۶۸ء/۹۷۶ھ) فرماتے ہیں:۔

''فَاعْلَمْ اَنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّةِ لَمْ یَرْتَفِعُ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ فَقَط۔''

(الیواقیت والجواہر جز۲ صفحہ۲۴ الطبعة الثالثة بالمطبعة الازهرية المصرية مطبوعہ ۱۳۲۱ھ)

ترجمہ:۔جان لو مطلق نبوت نہیں اٹھی (بند نہیں ہوئی) صرف تشریعی نبوت منقطع ہوئی ہے۔

☆ چھٹی صدی ہجری کے ممتاز ہسپانوی مفسر اور پیشوائے طریقت سرتاج صوفیاء الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی (متوفی ۱۲۴۰ء/ ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:۔

''فَالنُّبُوَّةُ سَارِیَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِیْ الْخَلْقِ وَاِنْ کَانَ التَّشْرِیْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِیْعُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

(فتوحات مکیہ جلد۲ صفحہ۹۰ مطبع دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر)

ترجمہ:۔کہ نبوت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے گو تشریعی نبوت منقطع ہوگئی ہے پس شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا

دعویٰ ہو جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے ۔لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے ۔کیونکہ یہ نبوت بباعث امتی ہونے کے دراصل آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں ۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۲)

☆ بارھویں صدی ہجری کے مجدد اور ہندوستان میں قرآن مجید کے پہلے فارسی مترجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمتہ (متوفی ۱۷۶۲ء/ ۱۱۷۱ھ) خدا تعالیٰ کی تفہیم کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں :۔

’’خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَیْ لَايُوْجَدُ بَعْدَهٗ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ‘‘

(تفہیمات الٰہیہ الجزء الثانی صفحہ ۸۵ شاہ ولی اللہ دہلی اکیڈمی حیدر آباد سندھ)

ترجمہ:۔کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور فرمائے یعنی شریعت جدیدہ لانے والا کوئی نبی نہ ہوگا۔

☆ جناب الشیخ عبد القادر الکردستانی تحریر فرماتے ہیں :۔

’’اِنَّ مَعْنَى كَوْنِهٖ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ هُوَ اَنَّهٗ لَايُبْعَثُ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ اٰخَرُ بِشَرِيْعَةٍ اُخْرٰى‘‘

ترجمہ:۔کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر مبعوث نہ ہوگا۔

(تقریب المرام جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ مطبع الکبری الامیریہ ببولاق مصر المحمیۃ مطبوعہ ۱۳۱۹ھ)

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

''اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو''

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد۲۰صفحہ۴۱۲)

☆اہل سنت کے ممتاز عالم حضرت مولانا ابوالحسنات عبد الحی صاحب (متوفی ۱۸۸۶ء/۱۳۰۴ھ)لکھنوی فرنگی محلی اپنی کتاب ''دافع الوسواس'' کے صفحہ۱۶(ایڈیشن دوم) پر اپنا مذہب ختم نبوت کے بارے میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''بعد آنحضرت ﷺ کے یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔''

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''وَاِنَّ نَبِیَّـنَـا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اِلَّا الَّذِیْ یُنَوَّرُ بِنُوْرِہٖ وَیَکُوْنُ ظُھُوْرُہٗ ظِلَّ ظُھُوْرِہٖ۔''

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد۲۲صفحہ۶۴۳)

ترجمہ:۔اور ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا سوائے اس شخص کے جو آپ ہی کے نور سے منور ہو اور آپ ہی کا ظہور و بروز ہو۔

☆تصوف اور شعر وادب کے شہسوار نقشبندی بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمتہ(وفات محرم۱۷۸۱ء/ ۱۱۹۵ھ)نے فرمایا:۔

''ہیچ کمال غیر از نبوت بالا صالہ ختم نہ گردیدہ و در مبداء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست۔''(مقامات مظہری صفحہ۸۸)

ترجمہ:۔کہ سوائے مستقل نبوت تشریعیہ کے کوئی کمال ختم نہیں ہوا باقی فیوض میں

اللہ تعالیٰ کے لئے کسی قسم کا بخل اور تردد ممکن نہیں۔

☆ حضرت محی الدین ابن عربی تحریر فرماتے ہیں:۔

''اَمَّا نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ وَالرِّسَالَةُ فَمُنْقَطِعَةٌ وَفِيْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ مُشَرِّعاً۔۔۔'' (فصوص الحکم صفحہ ۱۴۰، ۱۴۱)

ترجمہ:۔ کہ تشریعی نبوت اور رسالت بند ہو چکی اور حضور ﷺ کے وجود با جود پر اس کا انقطاع ہو گیا لہذا آپؐ کے بعد صاحب شریعت نبی کوئی نہ ہوگا۔۔۔۔

☆ حضرت السید عبدالکریم جیلانی نے تحریر فرمایا ہے:۔

''فَانْقَطَعَ حُكْمُ نُبُوَّةِ التَّشْرِيْعِ بَعْدَهٗ وَكَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ لِاَنَّهٗ جَاءَ بِالْكَمَالِ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ بِذٰلِكَ۔''

(الانسان الکامل جلد نمبر ۱ باب ۳۶ صفحہ ۵۷ مطبع شرکہ دار الکتب العربیہ الکبری مصر)

ترجمہ:۔ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت تشریعی کا انقطاع ہو گیا۔ اور آنحضرت ﷺ خاتم النبیین قرار پا گئے۔ کیونکہ آپؐ ایسی کامل شریعت لے کر آئے جو اور کوئی نبی نہ لایا۔

☆ خلیفہ الصوفیاء شیخ العصر حضرت الشیخ بالی آفندیؒ (متوفی ۹۶۰ھ) فرماتے ہیں:۔

''خَاتَمُ الرُّسُلِ هُوَ الَّذِىْ لَايُوْجَدُ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ مُّشَرِّعٌ''

(شرح فصوص الحکم صفحہ ۵۶ المطبعة النفسية العثمانية مطبوعہ ۱۳۰۹ھ)

ترجمہ:۔ خاتم الرسل وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت جدیدہ پیدا نہیں ہوگا۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی

حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔''

(الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۱)

☆ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی متوفی (۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں:۔

''علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا۔ اور آپؐ کی نبوت عام ہے اور جو نبی آپؐ کا ہم عصر ہوگا شریعت محمدیہ کا متبع ہوگا۔''

(مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی صاحب جلد اوّل صفحہ ۳۳-۱۳۷۳ھ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)

☆ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ:۔

''اِمْتَنَعَ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُّسْتَقِلٌّ بِالتَّلَقِّیْ۔''

(الخیر الکثیر صفحہ ۸۰ مطبع مدینہ پریس بجنور مطبوعہ ۱۳۵۲ھ)

ترجمہ:۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا جو آزادانہ طور پر بلاواسطہ (آنحضرت ﷺ کے) نبوت پانے والا ہو۔

☆ سرتاج اولیاء آفتاب طریقت حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمتہ (ولادت ۱۲۰۷/۶۰۴ھ وفات ۱۲۷۳ء/۶۷۲ھ) فرماتے ہیں:۔

مکر کن در راہ نیکو خدمتے

تا نبوت یابی اندر امتے

ترجمہ:۔ کہ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے امت کے اندر نبوت

مل جائے۔
(مثنوی مولانا روم مترجم قاضی سجاد حسین دفتر پنجم صفحہ ۵۷ ناشر الفیصل اردو بازار لاہور)
☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدؐ یت کی چادر پہنائی گئی۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵،۱۶)

☆ ممتاز ہسپانوی صوفی شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ فرماتے ہیں:۔

''فَكَانَ مِنْ كَمَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْحَقَ اٰلَهٗ بِالْاَنْبِيَاءِ فِيْ اَلْمَرْتَبَةِ وَزَادَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ بِاَنَّ شَرْعَهٗ لَايُنْسَخُ۔''

(فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۵۴۵ مطبع دار صادر بیروت)

ترجمہ:۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعے اپنی آل کو مرتبہ میں انبیاء سے ملا دیا اور حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر آپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہوگی۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل نہیں کر ہی نہیں سکتے۔ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۰)

☆ مدرسہ دارالعلوم دیو بند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (متوفی ۱۸۸۰ء/ ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

''اصل اور ظل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر

بھی ادھر (اصل خاتم النبیین کی طرف) رہے گی‘‘

(تحذیر الناس صفحہ ۳۴ مطبع مجتبائی دہلی)

☆ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی

دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا

وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۴۵۶)

''خاتم''

ان معنی میں کہ آپؐ بلحاظ رفعت وشان اور بلحاظ علو مرتبت آخری ہیں نہ کہ محض بلحاظ زمانہ۔

☆ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:۔

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ خَيْرُ الْوَرٰى

رَيْقُ الْكِرَامِ وَ نَخْبَةُ الْاَعْيَانِ

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ

خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُتَقَدِّمٍ

وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانِ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد۵ صفحہ۵۹۲۔۵۹۳)

ترجمہ:۔ا۔ بے شک محمد ﷺ بہتر مخلوقات اور صاحب کرم وعطاء اور شرفاء لوگوں کی روح اوران کی قوت اور چیدہ اعیان ہیں۔

۲۔ ہر قسم کی فضلیت کی صفات آپ میں علی الوجہ الاتم موجود ہیں۔ ہر زمانے کی نعمت آپؐ کی ذات پر ختم ہے۔

۳۔آپؐ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

۴۔اے میرے رب اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

☆ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (متوفی ۵۶۱ھ) کے مرشد اور پیر حضرت ابوسعید مبارک ابن علی مخزومی (وفات۵۱۳ھ) فرماتے ہیں:۔

''وَالْاٰخِرَةُ مِنْهَا اَعْنِیْ اَلْاِنْسَانَ اِذَا عَرَجَ ظَهَرَ فِیْهِ جَمِیْعُ مَرَاتِبِ الْمَذْکُوْرَةِ مَعَ اِنْبِسَاطِهَا وَیُقَالُ لَهٗ اَلْاِنْسَانُ الْکَامِلُ وَالْعُرُوْجُ وَالْاِنْبِسَاطُ عَلَی الْوَجْهِ الْاَکْمَلِ کَانَ فِیْ نَبِیِّنَا ﷺ وَلِهٰذَا کَانَ ﷺ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ''

(تحفہ مرسلہ شریف مترجم صفحہ ۵۱)

ترجمہ:۔(کائنات میں) آخری مرتبہ انسان کا ہے جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔اور اس کو انسان کامل کہا جاتا ہے اور عروج کمالات اور سب مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی ﷺ میں ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

☆ نامور صوفی حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی (متوفی ۳۰۸ھ) نے فرمایا ہے:۔

''یُظَنُّ اَنَّ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ تَاْوِیْلُهٗ اَنَّهٗ اٰخِرُهُمْ مَبْعَثاً فَاَیُّ مَنْقَبَةٍ فِیْ هٰذَا؟ وَاَیُّ عِلْمٍ فِیْ هٰذَا؟ هٰذَا تَاْوِیْلُ الْبُلْهِ الْجَهْلَةِ''

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱ مطبع الکاثولیکیہ بیروت)

ترجمہ:۔یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپ کی کیا فضیلت وشان ہے؟ اور اس میں کون سی علمی بات ہے؟ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

☆ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (متوفی ۱۸۸۰ء/ ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔''

(تحذیر الناس صفحہ ۴،۵ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

نوٹ:۔ خط کشیدہ الفاظ خاص توجہ سے پڑھنے کے لائق ہیں۔ وہ کیا فرق ہے جو عوام اور اہل فہم کے مذہب میں ہے اور اہل اسلام کو کیا بات گوارا نہیں؟ موازنہ فرمایئے کہ جماعت احمدیہ کا مذہب اہل فہم اور اہل اسلام والا ہے یا مخالفین جماعت کا؟

☆ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:۔

''گر خاتمیت بمعنے اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے۔ جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپکی فضیلت ثابت ہوجائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

(تحذیر الناس صفحہ ۳۳،۳۴ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اگرچہ حضرت مولانا صاحب کا ذاتی عقیدہ یہ تھا کہ کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تشریف لاویں گے لیکن یہ عقیدہ اس بناء پر نہیں تھا کہ آپ کے نزدیک نئے نبی کا پیدا ہونا خاتمیت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف تھا۔ اس کے برعکس آپ کا یہ ایمان تھا کہ خاتمیت محمدی بحیثیت زمانہ نہیں۔ بلکہ بحیثیت مقام ہے لہذا اگر بالفرض آپ کے بعد کوئی نیا نبی بھی پیدا ہو جو کلی طور پر آپؐ کے تابع ہو اور نئی شریعت لانے والا نہ ہو۔ تو اس سے آنحضورؐ کی خاتمیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

☆حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:۔

''انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نوّابِ خداوندی ہوتے ہیں اس لئے ان کا حاکم ہونا ضرور ہے۔ چنانچہ۔۔۔جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب میں اوپر عہدۂ گورنری یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اس کے ماتحت ہوتے ہیں اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے اور اس کے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں ایسے ہی خاتم مراتب نبوت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے۔''

(مباحثہ شاہجہانپور صفحہ ۲۴، ۲۵ مطبع مجتبائی دہلی مطبوعہ ۱۸۰۱ء)

☆ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں:۔

''جس طرح ملائکہ وشیاطین میں ایک ایک فرد خاتم ہے جس پر اس نوع کے تمام مراتب ختم ہو جاتے ہیں وہی اپنی نوع کے لئے مصدر فیض ہے۔ملائکہ کے لئے جبرائیل علیہ السلام جس سے کمالات ملکیت ملائکہ کو تقسیم ہوتے ہیں اور شیاطین کے لئے ابلیس لعین جس سے تمام شیاطین کو فسادات شیطنت تقسیم ہوتے ہیں۔اسی طرح انبیاء ودجاجلہ میں بھی ایک ایک فرد خاتم ہے جو اپنے دائرہ میں مصدر فیض ہے۔انبیاء علیہم السلام میں سے وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو کمالات نبوت کا منبع فیض ہے اور جس کے ذریعے سارے ہی طبقہ انبیاء کو علوم وکمالات تقسیم ہوئے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴ ایڈیشن اوّل مطبع نفیس اکیڈمی کراچی مطبوعہ ۱۹۸۶ء)

☆حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو! ہمارے نبی ﷺ اور ہمارے سید ومولیٰ

(اس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ کی رو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مردے ہیں کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت ﷺ کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے اس لئے باوجود آپؐ کے اس فیضان کے اس امت کے لئے ضروری نہیں، کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔ بلکہ آپؐ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اس نے اس عاجز کو بنایا ہے۔'' (چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ۳۸۹)

''خاتم''

بمعنی زینت۔یعنی زمرہ انبیاء کی رونق اور زینت آپؐ کے دم قدم سے ہے۔یعنی آپؐ جان محفل انبیاء ہیں۔

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔'' (سراج منیر روحانی خزائن جلد۱۲صفحہ۸۲)

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''رسول اللہ ﷺ کے وجود باجود سے انبیاءعلیہم السلام کو ایسی ہی نسبت ہے جیسی کہ ہلال کو بدر سے ہوتی ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ۱۸۵)

☆حضرت القاضی الحافظ المحدث محمد بن علی شوکانی الیمانی الصنعانی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:۔

''اِنَّهٗ صَارَ كَالْخَاتَمِ لَهُمَ الَّذِیْ يَتَخَتَّمُوْنَ بِهٖ وَيَتَزَيَّنُوْنَ بِكَوْنِهٖ مِنْهُمْ''

(فتح القدیر جلد۴صفحہ۲۷۶الطبعة الاولیٰ مطبع مصطفی البابی الحلبی و اولادہ بمصر مطبوعہ۱۳۵۰ھ)

ترجمہ:۔آنحضرت ﷺ انبیاء کے لئے ایسی انگوٹھی کی مانند ہو گئے جسے انبیاء پہنتے ہیں اور اس امر سے وہ زینت حاصل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ انبیاء کی جماعت کا ایک فرد ہیں۔

☆حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ (متوفی ۱۷۱۰ء/۱۱۲۲ھ) اور ابن عساکر دونوں کا قول ہے:۔

''فَمَعْنَاهُ اَحْسَنُ الْاَنْبِيَاءِ خَلْقاً وَخُلْقاً لِاَنَّهٗ ﷺ جَمَالُ الْاَنْبِيَاءِ

كَالْخَاتَمِ الَّذِیْ یُتَجَمَّلُ بِہٖ۔ ‘‘

(۱)(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد نمبر۳ صفحہ ۱۶۳ الطبعة الاولی بالمطبعة الازھریه المصریة مطبوعہ ۱۳۲۶ھ)

(۲)سبل الھدی و الرشاد فی سیرة خیر العباد ازامام محمد بن یوسف الصالحی الشافی صفحہ ۴۵۲ مطبع دارالکتب العصمیة بیروت۔لبنان)

ترجمہ:۔(خاتم النبیین کے)معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ صورت اور سیرت کے لحاظ سے تمام انبیاء سے بڑھ کر حسین اور خوبصورت ہیں۔کیونکہ آپ تمام نبیوں کا حسن وجمال ہیں اس انگوٹھی کی مانند جس سے خوبصورتی حاصل کی جاتی ہے۔

''خاتم''

بمعنی مصدق ومحافظ وکسوٹی

آپؐ ہی کی مہر تصدیق سے انبیاء کی صداقت ثابت ہوتی ہے اور آپؐ ہی کی مہر تصدیق سے ان کی تعلیمات کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''۔۔۔وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحیٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔'' (اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۸)

☆ شیعہ مذہب کے ممتاز عالم ابوالحسن شریف رضی (متوفی ۴۰۶ھ) جنہوں نے حضرت علیؓ کے خطبات اور خطوط کا مجموعہ نہج البلاغہ کے نام سے جمع کیا وہ خاتم النبیین کے یہ معنی بیان فرماتے ہیں:۔

''**هٰذِهٖ اِسْتِعَارَ ةٌ وَالْـمُـرَادُ بِهَـا اَنَّ الـلّٰهَ تَعَالیٰ جَعَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ وَاٰلِـهٖ حَـافِظاً لِشَرَائِعِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكُتُبِهِمْ وَجَامِعاً لِمَعَالِمِ دِيْـنِهِـمْ وَاٰيَـاتِهِـمْ كَالْخَاتَمِ الَّذِىْ يُطْبَعُ بِهٖ عَلَى الصَّحَائِفِ وَغَيْرِهَا لِحِفْظِ مَا فِيْهَا وَيَكُوْنَ عَلَامَةً عَلَيْهَا**'' (تلخیص البیان فی مجازات القرآن صفحہ ۱۹۱)

ترجمہ:۔یہ استعارہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام رسولوں کی شریعت اور کتابوں کا محافظ بنایا ہے اور ان کے دین کی اہم تعلیمات اور ان کے نشانات کا بھی اس مہر کی طرح جو خطوط پر ان کو محفوظ رکھنے اور ان کی علامت کے طور پر ثبت کی جاتی ہے۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا دونوں طور پر (مصائب وتکالیف میں اور فتح واقبال میں۔ناقل) علی وجہ الکمال ثابت ہونا۔ تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کردیا ہے۔''(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱صفحہ ۲۸۵ حاشیہ نمبر ۱۱)

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''وہ خاتم الانبیاء بنے۔مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹،۳۰)

''خاتم''

ان معنوں میں کہ نبوت کے تمام کمالات آپؐ پر
ختم ہو گئے۔

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے۔کہ **لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰـہِ** ۔ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۶۹،۱۷۰)

☆حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''چونکہ آنحضرت ﷺ اپنی پاک باطنی و انشراح صدری وعصمت و حیاء وصدق وصفا وتوکل ووفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلی واصفی تھے۔اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ ودل جو تمام اولین وآخرین کے سینہ ودل سے فراخ تر و پاک تر ومعصوم تر وروشن تر وعاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین وآخرین کی وحیوں سے اقویٰ وارفع واتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔''

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد۲ حاشیہ صفحہ ۱۷)

☆حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد الحسن الحکیم الترمذی (متوفی ۳۰۸ھ) فرماتے ہیں:۔

''**وَمَعْنَاهُ عِنْدَنَا اَنَّ النُّبُوَّةَ تَمَّتْ بِاَجْمَعِهَا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ قَلْبَهُ لِكَمَالِ النُّبُوَّةِ وِعَاءً عَلَيْهَا ثُمَّ خَتَمَ**''

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱ المطبعة الکاثولیکیہ بیروت)

ترجمہ:۔ ہمارے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ نبوت اپنے جملہ کمالات کے ساتھ حضرت محمد ﷺ میں جمع ہوگئی ہے۔سو خدا تعالیٰ نے آپؐ کے قلب مبارک کو کمال نبوت عطا کرکے نبوت کے لئے بطور برتن قرار دے دیا ہے اور اس پر مہر لگا دی ہے۔

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''آنحضرت ﷺ کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۸۰)

☆ نامور متکلم اسلام اور مفسر قرآن حضرت فخر الدین رازی (متوفی ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:۔

''**فَالْعَقْلُ خَاتَمُ الْكُلِّ وَالْخَاتَمُ يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ اَفْضَلَ اَلا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ كَانَ اَفْضَلَ الْاَنْبِيَاءِ عليهم الصلوٰة و السلام**''

(تفسیر کبیر رازی جلد ۲۱ صفحہ ۴۳ تفسیر سورۃ طٰہٰ زیر آیت رب الشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدة من لسانی)

ترجمہ:۔ عقل تمام کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو۔ دیکھو ہمارے رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔

☆ اسلام میں فلسفہ تاریخ کے امام اور مشہور مورخ (جن کی بلند پایہ شخصیت کا اقرار مغربی مفکرین کو بھی ہے) حضرت علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون المغربی رحمتہ اللہ علیہ (وفات

۱۴۰۶ء/ ۸۰۸ھ) کے نزدیک ختم ولایت کا وہی مفہوم ہے جو ختم نبوت کا ہے۔آپ فرماتے ہیں:۔

"وَيُـمَثِّـلُـوْنَ الْوِلَايَةَ فِيْ تَفَاوُتِ مَرَاتِبِهَا بِالنُّبُوَّةِ وَيَجْعَلُوْنَ صَاحِبَ الْـكَـمَـالِ فِيْهَـا خَـاتَـمَ الْاَوْلِيَاءِ اَىْ حَائِزَ الرُّتْبَةِ الَّتِيْ هِىَ خَاتِمَةُ الْوِلَايَةِ كَمَا كَانَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ حَائِزاً لِلْمَرْتَبَةِ الَّتِيْ هِىَ خَاتِمَةُ النُّبُوَّةِ."

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۲۴ مطبع مصطفیٰ محمد۔مصر)

ترجمہ:۔ولایت کو اپنے تفاوت مراتب میں نبوت کا مثیل قرار دیتے ہیں اور اس میں کامل ولی کو خاتم الاولیاء ٹھہراتے ہیں۔یعنی اس مرتبہ کا پانے والا جو ولایت کا خاتمہ ہے۔جس طرح سے حضرت خاتم الانبیاء اس مرتبہ کمال کے پانے والے تھے جو نبوت کا خاتمہ ہے۔

☆حضرت شاہ بدیع الدین مدار (وفات ۸۵۱ھ) فرماتے ہیں:۔

"بعد زمانہ اصحاب المرسلین رضوان اللہ علیھم اجمعین کے درجہ وراء الوراء میں ان تین اولیاء کے سوا اور کوئی مرتبہ علیا پر نہیں پہنچا۔اول خواجہ اویس قرنی۔۔۔۔دوسرے بہلول رانا اور جناب قطب الاقطاب فرد الاحباب محی الدین اس رتبہ میں لاثانی اور سب سے افضل قرار پائے اور یہ مرتبہ ذات معدن صفات میں آپ کی اس طرح ختم ہوا کہ جس طرح جناب رسالت ماب ﷺ پر نبوت اور اصحاب کرام پر خلافت اور علی المرتضیٰ پر ولایت اور حسنین علیہما السلام پر شہادت تمام ہوئی۔"

(قرۃ العین فی محامد غوث الثقلین صفحہ ۱۸)

☆بانی مدرسہ دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ (وفات ۱۸۸۰ء/ ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

''ہر زمین کی حکومت نبوت اس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے پر جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے پر بادشاہ ہفت اقلیم کا محکوم ہے۔ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگر چہ خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیین کا تابع۔'' (تحذیر الناس صفحہ ۳۵ مطبع مجتبائی دہلی)

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کا وجود تھا۔کمال کو پہنچ گئیں۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۷)

☆ آٹھویں صدی کے عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (ولادت ۱۳۶۵ء/ ۷۶۷ھ) فرماتے ہیں:۔

''كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ لِاَنَّهٗ جَاءَ بِالْكَمَالِ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ بِذٰلِكَ''

(الانسان الکامل باب ۳۶ جز اوّل صفحہ ۷۵ مطبعۃ شرکتہ دار الکتب العربیہ الکبری مصر)

ترجمہ:۔حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لے کر آئے ہیں۔ مگر اور کوئی ایسا نبی نہیں جو ہر طرح کا کمال لے کر آیا ہو۔

☆ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

''جتنی بڑی عطا ہوگی اتنا ہی بڑا ظرف چاہیئے اس لئے یہ ضرور ہے کہ جس میں ظہور کامل ہو جملہ کمالات خداوندی کے لئے بمنزلہ قالب ہو۔۔۔۔ہم اسی کو عبد کامل اور سید الکونین اور خاتم النبیین کہتے ہیں۔''

(انتصار الاسلام صفحہ ۴۵ مطبع مجتبائی دہلی مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

☆ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''ہمارے نبی ﷺ جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں۔جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے فَبِهُدٰ هُمُ اقْتَدِهْ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب کا اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا۔اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا۔''(چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۱)

☆عارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانی (متوفی ۷۶۷ھ) ارشاد فرماتے ہیں:۔

''فَكَانَ خَاتَمَ النَّبِيّيْنَ لِاَنَّهُ لَمْ يَدَعْ حِكْمَةً وَلَا هُدًى وَلَا عِلْماً وَلَا سِرًّا اِلَّا وَقَدْ نَبَّهَ عَلَيْهِ وَاَشَارَ اِلَيْهِ عَلىٰ قَدْرِ مَايَلِيْقُ بِالتَّبْيِيْنِ لِذَالِكَ السِّرِّ''

(الانسان الکامل جزا باب ۳۶ صفحہ ۷۵ مطبعہ شرکتہ دارالکتب العربیہ الکبری مصر)

ترجمہ:۔آنحضرت ﷺ اس لئے خاتم النبیین تھے کہ آپ نے حکمت ہدایت علم یا راز کی ہر بات سے آگاہی بخشی اور اس بھید کی طرف واضح اشارہ کر کے اس کی وضاحت کا حق ادا فرما دیا۔

☆حضرت مولانا روم علیہ الرحمتہ (وفات ۶۷۲ھ) تحریر فرماتے ہیں:۔

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود و نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نے گوئی ختم صنعت بر تو است

(مثنوی مولانا روم مترجم قاضی سجاد حسین دفتر ششم صفحہ ۳۰)

ترجمہ:۔آنحضرت ﷺ اس وجہ سے خاتم ہیں کہ سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا۔جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو اے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری ختم ہوگئی۔

☆حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنخضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہوسکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنخضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

نیز فرماتے ہیں:۔

''ہمارے رسول اللہ ﷺ کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپؐ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۰۷)

حدیث لانبی بعدی کی تشریح

مخالفین احمدیت اپنے اس موقف کی تائید میں کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے خواہ ظلی ہو یا تابع اور امتی ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔جس میں لا نبی بعدی کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا۔

اس ضمن میں پہلے تو ہم قارئین کو اس بارہ میں غور اور فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ کیا وہ اکابرین اسلام جن کے متعدد اقتباسات گزر چکے ہیں ان کے علم میں یہ حدیث نہیں تھی۔ یا نعوذ باللہ عہد حاضر کے علماء سے وہ کم متقی تھے کہ آنحضرت ﷺ کے واضح ارشاد کے باوجود کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکے گا یہ مسلک اختیار کر لیا کہ صرف نئی شریعت لانے والے نبی کا آنا ممکن نہیں البتہ امتی یا تابع نبی کا آنا جائز اور ممکن ہے؟

اس کے بعد ہم اس حدیث کے بارے میں چند بزرگان امت محمدیہ ﷺ کے ارشادات پیش کرتے ہیں جو اس موضوع پر فیصلہ کن اور بحث کو ختم کرنے والے ثابت ہوں گے۔

☆ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

”قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ.“

(درمنثور جز ۵ صفحہ ۲۰۴ از جلال الدین سیوطی مطبع دار المعرفہ للطباعہ والنشر بیروت لبنان)

ترجمہ:۔یعنی اے لوگو یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

یہ ایک سیدھی بات ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جو الفاظ فرمائے تھے حضرت عائشہ ان کی تردید نہیں کر سکتی تھیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ آپ تو کہیں **لا نبی بعدی** مگر

حضرت عائشہؓ اس کی تردید فرمائیں اور کہیں **و لاتقولوا لانبی بعدہ** ۔حضرت عائشہؓ جیسے وجود سے اس چیز کا امکان ہی نہیں ہوسکتا۔آپ کا مطلب درحقیقت یہی تھا کہ خاتم النبیین قرآن کریم کا لفظ ہے جس سے کوئی غلطی نہیں لگ سکتی۔مگر لا نبی بعدی سے غلط فہمی ہو سکتی ہے اس لئے خاتم النبیین تو بے شک کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ورنہ ایک عارف تو سمجھ جائیگا کہ خاتم النبیین اور **لانبی بعدی** سے صرف اتنی مراد ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو میرے سلسلہ کو ختم کر دے اور میری شریعت کو منسوخ کرے۔مگر ایک عامی شخص یہ نتیجہ نکال لیگا کہ رسول کریم ﷺ نے خود فرمایا تھا **لانبی بعدی** ۔اس لئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ **قولوا خاتم النبیین و لا تقولو لانبی بعدہ**۔ یہ نہ کہو کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حضرت عائشہؓ کا لوگوں کو **لانبی بعدی** کہنے سے روکنا تاکہ وہ کسی غلط عقیدہ پر قائم نہ ہو جائیں بالکل ویسا ہی ہے جیسے احادیث میں آتا ہے کہ۔۔۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ابو ہریرہؓ جاؤ اور جو بھی تم سے ملے اسے کہو **من قال لاالہ الا اللہ دخل الجنۃ** ۔جو بھی **لاالہ الا اللہ** کہے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔۔۔جب وہ دروازے سے نکلے تو حضرت عمرؓ آ رہے تھے۔حضرت ابو ہریرہ نے انہیں دیکھتے ہی کہا۔محمد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ مجھے جو بھی ملے میں اسے یہ خوشخبری سنا دوں کہ **من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ**۔حضرت عمرؓ نے یہ سنتے ہی ان کے سینہ پر زور سے ہاتھ مارا اور فرمایا تم لوگوں کا ایمان خراب کرنا چاہتے ہو۔حضرت ابو ہریرہؓ دوڑے دوڑے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا۔یارسول اللہ مجھے تو عمرؓ نے مار ڈالا۔آپ ہی نے فرمایا تھا کہ جو تم سے ملے اسے کہدو کہ **من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ**۔مگر عمرؓ سے میں نے کہا تو انہوں نے مجھے تھپڑ مارا۔اتنے میں حضرت عمرؓ بھی تشریف لے آئے۔

انہوں نے کہا یارسول اللہ کیا آپ نے ایسا فرمایا ہے کہ جو لا الـہ الا الـلہ کہے گا جنت میں داخل ہو جائیگا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اس طرح تو کمزور لوگ عمل چھوڑ دیں گے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا اعلان روک دو۔ گویا خود ہی ایک بات کہی اور پھر خود ہی فرما دیا کہ اس کی اشاعت نہ کرو۔۔۔۔ درحقیقت اس کا مخاطب ہر مومن تھا اور رسول کریم ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہے اور پھر اس پر عمل کرے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔۔۔۔ یہ مطلب نہیں تھا کہ صرف منہ سے لا الـہ الا اللـہ کہہ دینے سے انسان جنت میں چلا جاتا ہے۔ جیسے آج کل مسلمان خیال کرتے ہیں کہ منہ سے لا الـہ الا للہ کہہ دیا تو پھر کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ بہرحال لوگوں کی غلط فہمی کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ یارسول اللہ لوگ نقلی معنوں کو لے لیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اب کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ اس پر آپؐ نے خود ہی اسے روک دیا۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ نے بھی خیال کیا کہ کہیں لا نبـی بـعدی سے لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ اسلام میں بڑے آدمی پیدا ہی نہیں ہوں گے۔ اور نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ چنانچہ آپ نے لا نبی بعدی کہنے سے روک دیا اور خاتم النبیین چونکہ قرآن کریم کا لفظ تھا اور اس سے کوئی دھوکہ نہیں لگ سکتا تھا آپ نے فرمایا تم خاتم النبیین بے شک کہو مگر یہ مت کہو کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عائشہؓ یقین رکھتی تھیں کہ کلی طور پر نبوت کا انقطاع تسلیم کرنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ ورنہ اگر ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہوتا تو پھر آپکو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ لا تـقـولـوا لا نبـی بعدہ حالانکہ یہ الفاظ خود رسول کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔ آپ نے اسی لئے یہ کہا کہ آپکے نزدیک خاتم النبیین کے الفاظ زیادہ محفوظ تھے اور غلط فہمی کا امکان ان میں کم تھا اور پھر قرآنی الفاظ تھے پس آپ

نے کہا کہ یہ لفظ بولا کرو اور دوسرے الفاظ یعنی لانبی بعدہ ایسے ہیں کہ جو ایک معنوں سے ٹھیک ہیں لیکن بعض دوسرے معنوں سے ان کی وجہ سے غلط فہمی ہوتی ہے اس لئے ان لفظوں کو عام طور پر استعمال نہ کیا کرو۔

☆حضرت امام ابن قتیبہ (متوفی ۲۶۷ھ) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کر کے فرماتے ہیں:۔

''لَیْسَ ھٰذَا مِنْ قَوْلِھَا نَاقِضاً لِقَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ یَنْسَخُ مَاجِئْتُ بِہٖ ''(تاویل مختلف الحدیث صفحہ ۲۳۶ از حضرت ابن قتیبہ مطبع کردستان العلمیہ مصر ۱۳۲۶ھ)

ترجمہ:۔(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا یہ قول آنحضرت ﷺ کے فرمان لا نبی بعدی کے مخالف نہیں کیونکہ حضورؐ کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کر دینے والا ہو۔

☆برصغیر پاک وہند کے مشہور محدث اور عالم حضرت امام محمد طاہر (متوفی ۱۵۷۸ء/۹۸۶ھ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد کی تشریح فرماتے ہوئے مجمع البحار میں لکھتے ہیں:۔

''ھٰذَا نَاظِرٌ اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰی وَھٰذَا اَیْضاً لَا یُنَافِیْ حَدِیْثَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّہٗ اَرَادَ لَانَبِیَّ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ''

(تکملہ مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۸۵ مطبع منشی البابی نولکشور المعالی)

ترجمہ:۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول اس بناء پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے اور یہ قول حدیث لانبی بعدی کے خلاف بھی نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو

آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

☆امام عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۱۵۶۸ء/۹۷۶ھ) حدیث **لانبی بعدی** کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''فَقَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ يُّشَرِّعُ بَعْدِیْ شَرِيْعَةً خَاصَّةً.''

(الیواقیت والجواہر جلد۲ صفحہ۳۹ تیسرا ایڈیشن مطبع الازھریہ مصر مطبوعہ۱۳۲۱ھ)

ترجمہ:۔کہ آنحضرت ﷺ کے قول لانبی بعدی اور لا رسول بعدی سے مراد یہ ہے کہ آپؐ کے بعد شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا۔

☆برصغیر پاک وہند کے مایہ ناز محدث شارح مشکوٰۃ شریف اور مشہور امام اہل سنت حضرت ملا علی قاری (متوفی ۱۶۰۶ء/۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:۔

''وَرَدَ ''لَانَبِیَّ بَعْدِیْ'' مَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ انه لَايَحْدُثُ بعده نَبِیٌّ بِشَرْعٍ يَنْسَخُ شَرْعَهٗ''

(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ صفحہ۱۴۹ مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت۔لبنان)

ترجمہ:۔حدیث میں **لانبی بعدی** کے جو الفاظ آئے ہیں اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت ﷺ کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

☆حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) تحریر فرماتے ہیں:۔

''فَعَلِمْنَا بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ وَاَنَّ النُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةَ اِنَّمَا يُرِيْدُ بِهَا التَّشْرِيْعَ.''

(قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین صفحہ۳۱۹ مطبع مجتبائی دہلی مطبوعہ۱۳۱۰ھ)

ترجمہ:۔آنحضرت ﷺ کےقول لانبی بعدی و لارسول سے ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ جونبوت ورسالت منقطع ہوگئی ہے وہ آنحضرتؐ کے نزدیک نئی شریعت والی نبوت ہے۔

☆طریقہ نوشاہیہ قادریہ کے امام وپیشوا حضرت شیخ نوشاہ گنج قدس سرہ کے فرزند عالیجاہ اور خلیفہ آگاہ حضرت حافظ برخوردار(متوفی ۱۰۹۳ھ)اس کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

''وَالْمَعْنٰی لَانَبِیَّ بِنُبُوَّةِ التَّشْرِیْعِ بَعْدِیْ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ مِنْ اَنْبِیَاءِ الْاَوْلِیَاءِ. ''

(شرح لشرح العقائد المسمیٰ بالنبراس از حافظ عبدالعزیزؒ صفحہ ۴۴۵ حاشیہ مطبع الھاشمی میرٹھ)

ترجمہ:۔اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے ہاں سوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ اولیاء امت میں سے نبی بنادے۔

☆اہل حدیث کے مشہور ومعروف عالم نواب نورالحسن خان صاحب فرماتے ہیں:۔

''حدیث لاوحی بعد موتی بے اصل ہے ہاں لانبی بعدی آیا ہے اس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاوے گا۔''

(اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲ مطبع مفید عام الکائنہ آگرہ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ)

فیصلہ کن ارشاد نبوی ﷺ

آیت خاتم النبیین ۵ ھ میں نازل ہوئی تھی ۔اس کے نزول کے تقریباً ۴ سال بعد ۹ ھ میں آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی نوعمری میں وفات ہوگئی۔ باوجوداس کے کہ آنحضرت ﷺ آیت خاتم النبیین کا مفہوم ہر دوسرے انسان سے زیادہ سمجھتے تھے۔آپ نے اپنے نوعمر بچے کی وفات پر فرمایا:۔

لَوْعَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا

(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ)

کہ اگر یہ زندہ رہتا تو یقیناً صدیق نبی ہوتا۔

بعض ''علما'' اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اس وجہ سے بچپن میں وفات دے دی کہ کہیں بڑے ہوکر نبی نہ بن جائیں اوراس طرح آیت خاتم النبیین (نعوذ باللہ) کے مفہوم پر زد نہ آجائے۔بالبداہت یہ تشریح عقل اور سنت الٰہی کے خلاف ہے۔ یہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اگر کسی نیک انسان کے بچے نے بڑے ہوکر برے فعل کرنے ہوں تو بعض اوقات اس کے نیک باپ کی خاطر ایسے بچے کو بچپن میں ہی اٹھالیتا ہے۔ یہ سلوک خدا تعالیٰ کے خاص احسان کا مظہر ہے۔لیکن قرآن کریم جو سنت اللہ پیش کرتا ہے۔اس سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو محض اس وجہ سے بچپن میں وفات دے کہ بڑے ہوکر اس کے انعامات کا وارث نہ بن جائے۔ یہ تصور عقل کے خلاف اور خدا تعالیٰ کی شان کریم کے سخت منافی ہے۔

☆اس ضمن میں حضرت امام ملاعلی قاری علیہ الرحمتہ (۱۶۰۶ء/۱۰۱۴ھ) کا استنباط اس زمانے کے علماء کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔حضرت امام علی قاری علیہ الرحمتہ فقہ

حنفیہ کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔آپ اپنی مشہور کتاب ''موضوعات کبیر'' میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''**فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَہٗ تعالیٰ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اِذِالْمَعْنٰی اَنَّہٗ لَا یَاْتِیْ نَبِیٌّ بعدہ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ**''

(موضاعات کبیراز مولانا ملاعلی قاری صفحہ ۵۸، ۵۹ مطبع مجتبائی دہلی)

یعنی آنحضور ﷺ کا یہ قول کہ (ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی بنتے) آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نبی نہیں آ سکتا جو (اوّل) آپ کی ملت کی تنسیخ کرنے والا ہو۔یا (دوم) آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

☆علامہ احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمی (متوفی ۹۷۳ھ) نے الفتاویٰ الحدیثیہ میں خلیفۃ الرسول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (شہادت ۴۰ھ) کی روایت دی ہے:۔

''حضرت ابراہیم (متوفی ۹ھ) فرزند رسولؐ انتقال کر گئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کی والدہ (ماریہ قبطیہ) کو بلا بھیجا۔وہ آئیں انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا۔رسول کریم ﷺ انہیں لے کر باہر تشریف لائے۔اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔حضور ﷺ نے انہیں دفن کیا۔اور پھر اپنا ہاتھ ان کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا:۔

''**اَمَاوَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَبِیٌّ ابْنُ نَبِیٍّ**''

کہ خدا کی قسم یقیناً یہ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔

(الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۱۲۵ الطبعۃ الاولیٰ مطبعۃ المعاہد بجوار قم الجمالیۃ بالقاہرۃ)

آیت خاتم النبیین ﷺ

اور

نزول عیسیٰ نبی اللہ

علمائے ربانی اور بزرگان سلف کے جو ارشادات ہم نے پیش کئے ہیں ان کے مطالعہ سے قارئین کرام پر یہ حقیقت خوب واضح ہو چکی ہوگی کہ پہلی صدی سے لے کر آخر تک بڑے بڑے صاحب اکرام اور اہل علم وفضل بزرگان کے نزدیک ''خاتم النبیین'' کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر قسم کی نبوت کو مطلقاً بند کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو یہ عظیم الشان لقب آپ کو عطا ہوا ہے اس کے نہایت وسیع اور گہرے عارفانہ معانی ہیں جن کی رو سے ہر فضیلت کی کنجی آپ کو عطا کی گئی اور ہر بزرگی اور برکت اور نعمت بدرجہ اتم آپ کو عطا ہوئی۔ پس بحیثیت خاتم آپ ایک ایسے اعلیٰ اور ارفع اور بلند ترین مقام تک پہنچے کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور جن وانس میں کوئی اس مقام میں آپ کا شریک نہیں۔ اس کمال اور اتمام نعمت کا تقاضا تھا کہ آپکی شریعت ہمیشہ باقی رہے اور تا قیامت ایک شوشہ بھی اس اکمل شریعت کا منسوخ نہ ہو اور اس کمال اور اتمام نعمت کا تقاضا تھا کہ تا قیامت فیض کا ہر دوسرا دروازہ بند ہو سوائے آپؐ کے دروازہ کے اور آپ سے فیض حاصل کئے بغیر اور آپؐ کی غلامی اور شاگردی کا دم بھرنے کے سوا کوئی روحانی فیض اور نعمت کسی کو عطا نہ ہو۔ پس اس نقطہ معرفت پر نگاہ رکھتے ہوئے بزرگان سلف نے یہ شرط عائد کی کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ اور کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کا تابع فرمان اور آپ سے فیض یافتہ نہ ہو اور کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

آیت خاتم النبیین کی اس عارفانہ اور محکم تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم اس زمانہ کے علماء کے عقائد کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ان میں ایک بھیانک تضاد نظر آتا ہے ایک طرف تو وہ بزرگان سلف کے مسلک سے ہٹتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین کی رو سے اب کبھی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نہ شریعت والا نہ غیر شریعت والا، نہ

امتی نہ غیر امتی، نہ آزاد نہ غلام، حتی کہ وہ شخص بھی انعام نبوت نہیں پا سکتا جو کامل طور پر حضور اکرم ﷺ کا غلام ہو اور اس درجہ آپ کا عاشق تام ہو کر اپنی ذات کو کلیۃً محو کر دے اور اپنے ہر ذرہ وجود پر حضور اکرم ﷺ کے وجود کی حکمیت مسلط کر لے گویا حضور اکرم ﷺ کا عکس اور ظل بن جائے۔ ایک طرف تو بزرگان سلف کے مسلک سے ہٹ کر یہ غالیانہ عقیدہ اور دوسری طرف یہ ایمان کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے ایک رسول تھے اور امت موسوی کے ایک فرد تھے اور شریعت موسوی کے تابع نبی تھے آپ کسی وقت امت محمدیہ میں بحیثیت نبی اور رسول نازل ہوں گے۔

جب جماعت احمدیہ کی طرف سے اس تضاد کی طرف توجہ مبذول کروائی جاتی ہے تو بعض علماء تو یہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ چونکہ حضرت عیسیٰ نزول کے بعد امت محمدیہ کے ایک فرد بن جائیں گے لہذا بحیثیت امتی نبی آپ کی نبوت آیت خاتم النبیین کے متناقض نہیں ہوگی۔ ظاہر ہے یہ جواب اس موقف میں ترمیم کے مترادف ہے کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اور اس جواب سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جیسا کہ بزرگان سلف نے فرمایا ہے۔ امتی نبی کا آنا آیت خاتم النبیین کے مفہوم کے منافی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ مندرجہ بالا جواب دینے سے گریز کرتے ہیں۔ بلکہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو نبی نہیں رہیں گے بلکہ محض امتی اور امام ہوں گے۔ لیکن یہ جواب عذر گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے کیونکہ یہ کہنا کہ کوئی شخص ایک دفعہ عہدہ نبوت پر فائز ہونے کے بعد اس سے معزول کر دیا جائے علمائے امت کے نزدیک ایک صریح کلمہ کفر ہے۔ لہذا وہ علماء جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل ہیں۔ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ آپ نبی کے طور پر نازل ہوں گے۔ نہ کہ غیر نبی ہو کر۔ ذیل میں علماء کے اس مؤقف کے اظہار کے طور پر چند اقتباس پیش کئے جاتے ہیں:۔

☆ حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۱۲۴۰ء/ ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں:۔

''عِیْسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْزِلُ فِیْنَا حَکَماً مِّنْ غَیْرِ تَشْرِیْعٍ وَھُوَ نَبِیٌّ بِلَا شَكٍّ'' (فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۵۴۵ مطبع دارالکتب العربیہ الکبریٰ)

ترجمہ:۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام ہم میں حکم کی صورت میں شریعت کے بغیر نازل ہوں گے اور بلاشک نبی ہوں گے۔

☆ نواب صدیق حسن خان صاحب علماء سلف کے اقوال کی بناء پر لکھتے ہیں:۔

''مَنْ قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِهٖ کَفَرَ حَقّاً کَمَا صَرَّحَ بِهِ السَّیُوْطِیُّ''

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱ مطبع شاہجہان بھوپال)

ترجمہ:۔ کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت مسیح نبوت سے محروم ہوجائیں گے وہ کھلا کافر ہے جیسا کہ امام سیوطی نے تصریح کی ہے۔

☆ ایک مفتی اور فاضل دیوبند مولوی محمد شفیع صاحب اپنے ایک فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''جو شخص حضرت عیسیٰ کی نبوت سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا۔ ان کے نبی اور رسول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا۔ اور جب وہ اس امت میں امام ہوکر تشریف لائیں گے۔ اس بناء پر ان کا اتباع احکام بھی واجب ہوگا۔ الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول بھی رسول اور نبی ہوں گے اور ان کی نبوت کا اعتقاد جو قدیم سے جاری ہے اس وقت بھی جاری رہے گا۔'' (دیکھو رجسٹر فتاویٰ الف صفحہ ۴۹)

حرفِ آخر

تمام حق پسند ناظرین پر پیش کردہ اقتباسات کے مطالعہ سے بخوبی واضح ہو چکا ہوگا کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبیین کی جوتشریح وتوضیح کرتی ہے وہ وہی ہے جو قبل ازیں عارفین ربانی صلحائے امت اور بزرگان سلف پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر یہ موقف کلمہ کفر ہے اوراس کے نتیجہ میں انسان لازماً کافراور دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے تو پھر کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ جو بات ایک کے لئے باعث کفر ہے وہ دوسرے کے لئے کیوں باعث کفر نہیں اور جو بات آج کافر بناتی ہے وہ کل تک کیوں کافر نہیں بناتی تھی۔ کیا ہمیں یہ ماننے پر مجبور کیا جائے گا کہ کفر واسلام کے پیمانے فرد فرد اور وقت وقت کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں۔ جو بات زید کے لئے باعث کفر ہے وہ بکر کے لئے نہیں اور جو آج باعث کفر ہے وہ کل نہیں تھی۔ ہمارے کرم فرماؤں کا اگر یہی موقف ہے تو بخدا یہ تو دین اسلام نہیں۔ اور خلق محمدی سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

پس ہمیں یقین ہے کہ حق پسند ناظرین پر یہ حقیقت خوب واضح ہو چکی ہوگی کہ اگر کوئی بدلا ہے تو وہ ہم نہیں بدلے۔ ختم نبوت کے بارہ میں کوئی نیا مسلک اور دین بنایا گیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ نے نہیں بنایا بلکہ تاریخ اسلام کی تیرہ صدیاں احمدیت کے موقف میں اس کی تائید اور پشت پناہی کر رہی ہیں۔ علمائے ربانی کا ایک روشن سلسلہ جو آغاز اسلام سے لے کر تیرہ سو سال تک پھیلا ہوا ہے احمدیت کے موقف پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ پھر آج ہم اگر باعث قہر ہوئے تو کیوں؟

اللہ کا خوف پیش نظر رکھتے ہوئے اس امر پر غور فرمایئے۔ ہماری دعا ہے اور ہمیں یقین ہے اگر انصاف اور خوف خدا کے ساتھ کوئی ان امور پر غور کرے گا۔ تو لازماً اسی نتیجہ

تک پہنچے گا جس تک عہد حاضر کے مشہور خدا ترس اور متدین عالم دین مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی مرحوم پہنچے۔آپ فرماتے ہیں:۔

''جہاں تک میری نظر سے خود بانی سلسلہ احمدیہ جناب مرزا (غلام احمد) صاحب مرحوم کی تصنیفات گزری ہیں ان میں بجائے ختم نبوت کے انکار کے اس عقیدہ کی خاص اہمیت مجھے ملی ہے بلکہ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ احمدیت کے بیعت نامہ میں ایک مستقل دفعہ حضرت رسول خدا ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی موجود ہے۔مرزا صاحب مرحوم اگر اپنے تئیں نبی کہتے تھے تو اس معنی میں جس میں ہر مسلمان ایک آنے والے مسیح کا منتظر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔

پس اگر احمدیت وہی ہے جو خود مرزا صاحب مرحوم بانی سلسلہ کی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے تو اسے ارتداد سے تعبیر کرنا بڑی ہی زیادتی ہے۔''

(منقول از اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء صفحہ ۷ مقام اشاعت قادیان دارالامان)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

Āyat Khātamun-Nabiyyīn

Aur

Jama'at Ahmadiyya ka Maslak

(The verse(Khatamun-Nabiyyaīn) seal of Prophets and Jama'at Ahmadiyya)

In the light of the writings of the earlier scholars of ummah

Language:- urdū